Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

بے قرار روح

---تحریر: ملک اسد یاسین ماموں کانجن---

تم---تم-تم---تو مر چکی تھی پھر یہاں کیسے۔

ہاں میں مر چکی ہوں تم لوگوں نے مجھے مار دیا تھا لیکن یہ میں نہیں ہوں میری روح ہے جو تم سے انتقام لینے آئی ہے میں وہی کچھ کروں گی جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں تم تینوں میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ تڑپا تڑپا کر ماروں گی جس طرح تم لوگوں نے مجھے تڑپا تڑپا کر مارا تھا۔ بالکل اسی طرح میں تم لوگوں کو ماروں گی۔ عامر ایک طرف کھڑا تھا اس کو بہت دکھ ہو رہا تھا کہ اس کی محبوبہ کو ان لوگوں نے مار دیا ہے وہ ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جو ڈرے ہوئے تھے آسیہ کو دیکھ کر ان کے چہرے زرد پڑ گئے تھے آسیہ ان کے سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی ان کی بے بسی پر ہنس رہی تھی وہ بھی اس وقت ایسے ہی بے بس تھی لیکن انہوں نے اس کی ایک بھی نہ سنی تھی اسے مار دیا تھا پھر وہ ان کو کیسے چھوڑ سکتی تھی اس نے اپنے منہ سے آگ نکالی اور ایک تیز پھونک ماری آگ سیدھی ہارون کی طرف بڑھی اس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور وہ چلانے لگا چیخنے لگا لیکن کوئی بھی اس کو بچانے والا نہ تھا سب اس کے پاس موجود تھے لیکن اس کو بچانے والا کوئی ہ تھا پھر اس نے ان دونوں کو بھی مار دیا ان کا خون پی گئی۔۔ ایک سنسنی خیز اور ڈراؤنی کہانی۔

ہارون اور عامر گہرے دوست تھے بچپن سے لے کر اب تک اکھٹے پڑھتے آئے تھے دونوں میٹرک کے سٹوڈنٹ تھے پڑھائی میں بہت اچھے تھے اور وہ دونوں کرکٹ کے بہت ہی شوقین تھے وہ اکثر شام کے وقت کرکٹ کھیلنے چلے جاتے تھے دونوں یک ہی محلے مین رہتے تھے ہارون ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اور عامر غریب گھر کا لڑکا تھا ایک بات یہ ہے ہارون کل چار بہن بھائی تھے بھائی دو تھے اور دو ہی بہنیں تھیں ہارون چھوٹا تھا او راس کا بڑا بھائی باپ کے ساتھ کام کرتا تھا وہ اپنے باپ کا بزنس سنبھالتا تھا اور اپنی زندگی بڑی خوشی سے گزار رہا تھا ہارون صاحب کی والدہ بھی امیر گھرانے کی عورت تھی اور کافی مذہبی گھرانے کی تھی اور ہارون کی دو بہنیں تھیں جو کے پڑھ رہی تھی ایک ساتویں جماعت میں زیر تعلیم تھی اور اس سے چھوٹی پانچویں جماعت میں پڑھتی تھی عامر بھائیوں مین سب سے چھوٹا تھا اس کی سب سے بڑی بہن تھی جو کہ اپنے گھر میں خوش تھی عامر کل سات بہن بھائی تھے عامر کے بھائی پڑھے لکھے ہیں اور مزدوری کرتے ہیں اور عامر کی ایک بہن ہے جو کہ اپنی ماں کے ساتھ کام کاج کرنے میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہے ان دونوں کی دوستی پورے سکول میں مشہور تھی جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کو ہر کوئی عزت کی نظر سے دیکھتا تھا ان دونوں کی ذہانت کی وجہ سے ان کے اساتذہ کو اپنے شاگردوں پر بہت فخر تھا آخر وہ دن بھی آ گیا۔ جس کا عامر اور ہارون کو بے چینی سے انتظار تھا آج ان کا پہلا پیپر تھا ادھر عامر اپنے گھر سے

ہارون کے پاس پہنچا وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ دونوں سکول جا پہنچے پیپر دے کر چلے گئے۔ اب دونوں دوست امتحان سے فارغ تھے ایک دن عامر گھر میں بیٹھا ہوا تھا اس کی امی آئی اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور پوچھا۔ عامر بیٹا کیا بات ہے تم پریشان بیٹھے ہو۔

امی جان میں سوچ رہا ہوں کہ اب میں فارغ ہوں رزلٹ تو تین مہینے بعد آئے گا اس وقت تک میں کوئی کام کر لیتا ہوں اس کی امی نے کہا۔ ایسی بات دوبارہ مت کرنا جب تک عامر بیٹا تمہاری پڑھائی ہے تم دل لگا کر پڑھائی کرو اور کام کی نہ سوچو۔ امی یہ بات بھی آپ کی ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا اور اب میں ہارون کے گھر جا رہا ہوں اور شام تک واپس آ جاؤں گا۔

ٹھیک ہے جاؤ بیٹا لیکن جلدی آ جانا پھر عامر چلا گیا اور ہارون کے دروازے پر دستک دی اس کی امی نے دروازہ کھولا۔

آنٹی ہارون گھر پر ہے۔ ہاں بیٹا وہ گھر پر ہی ہے آؤ اندر آ جاؤ۔ وہ ایک طرف کو ہوئی تو وہ اندر چلا گیا ہارون کمپیوٹر پر گیم کھیل رہا تھا۔ ہارون نے جب عامر کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔ آج ہمارے گھر میں آپ۔۔ ہاں یار گھر میں بیٹھا ہوا بور ہو رہا تھا سوچا تم کو جا کر مل لوں۔

ہاں اچھا کیا میں بھی بور ہو رہا تھا اس لیے گیم لگا کر بیٹھ گیا۔ ابھی ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کھانا آ گیا۔ جو کہ ہارون کی امی دے کر چلی گئی تھی۔ یار تم نے تو یہ تکلف کیا ہے۔ اس کی بلا کیا ضرورت تھی۔

اس میں تکلف کی کیا بات ہے یہ سب تمہاری قسمت ہے جو تمہیں مل گیا ہے وہ مشہور کہاوت ہے نان دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام۔ یہ آپ کے نصیب کا تھا سو تم کو مل رہا ہے اس کی بات سن کر میں ہنس دیا اور پھر ہم دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور کچھ دیر باتوں کے بعد میں اپنے گھر آ گیا۔ دوسرے دن ہارون میرے گھر آیا اس وقت میں بھینس کو چارہ ڈال رہا تھا وہ میرے پاس آ گیا اس نے کہا۔ عامر صاحب آج ہم نے کرکٹ کھیلنے جانا ہے میچ کھیلنا ہے اور یہ میچ ہم نے جیتنا ہے۔ دوپہر کا وقت تھا کھانے کا ٹائم تھا عامر کی امی دونوں کے لیے کھانا لے آئی۔ آنٹی اس کی کیا ضرورت تھی۔

بیٹا یہ آپ کے مقدر میں تھا جو چیز جس کے مقدر میں تھی وہ خود بخود اسے مل جاتی ہے یہ کھانا آپ کے مقدر میں تھا پھر ہم نے کھانا کھا لیا اور کرکٹ کھیلنے کے لیے چلے گئے ہارون نے اپنے پاپا کی گاڑی نکالی اور اس پر سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد گراؤنڈ پہنچ گئے وہاں پر دوسرے لڑکے بھی موجود تھے جو کہ کھیلنے کی پریکٹس کر رہے تھے ہم نے وہاں گاڑی روکی اور گراؤنڈ میں چلے گئے ہم نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا میچ بیس اوور کا تھا ہارون نے ستر رنز بنائے عامر نے اسی بنائے اس ٹیم اور کل سکور دو سو پچیس تھے اب دوسری ٹیم کی باری تھی عامر اور ہارون نے اچھی بولنگ کروائی اور دو سو پر ساری ٹیم آؤٹ ہو گئی ہم نے میچ جیت لیا۔ اب شام ہو چکی تھی عامر نے کہا۔ یار ہارون بھوک بھی بہت لگی ہوئی ہے اور دیر کافی ہو چکی ہے اب کیا کرنا چاہیے ہارون نے کہا عامر اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے کھانا کسی اچھے سے ہوٹل سے کھائیں گے اب یہاں سے جانے کی سوچو میں آپ کی سمجھا نہیں ہوں۔

یار تم تو میری بات پر پریشان ہو گئے ہو میرا مطلب ہے کہ پہلے ہم یہاں سے جاتے ہیں پھر کچھ کھاتے ہیں اس کی بات پر دونوں ہی ہنس

دیئے اور پھر دونوں کسی ہوٹل پر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھ گئے اور ابھی گاڑی کچھ ہی آگے گئی تھی کہ ان کی گاڑی خراب ہوگئی ۔ ارے یہ کیا ہوگیا۔ یہ اچانک خراب کیسے ہوگئی

اب کیا کرنا ہے عامر نے کہا۔

کرنا کیا ہے میں خود ہی دیکھتا ہوں کہ اسے کیا ہوا ہے اتنا کہہ کر ہارون گاڑی سے نیچے اترا گاڑی کو اچھی طرح چیک کیا عامر اندر بیٹھا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ یااللہ گاڑی اسٹارٹ ہوجائے شام کے سات بج رہے تھے وہ مزید پریشان ہوگیا اور پھر ہارون سے کہا ۔ یار اللہ کا نام لو اور گاڑی چلاؤ۔

یار گاڑی نے نہیں چلنا۔ چاہے جتنی مرضی کوشش کرلو اتنی جلدی کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے اب ایک ہی حل ہے آرام سے گاڑی کے اندر بیٹھ جائیں صبح کو چلے جائیں گے اس کے علاوہ کوئی بھی حل نہیں ہے ۔ ہارون نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

یار تم گاڑی چلانے کی کوشش تو کرو۔

ٹھیک ہے آخری کوشش کر کے دیکھتا ہوں آگے ہماری قسمت ہارون نے اتنا کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی جو اسٹارٹ ہوگئی عامر خوشی سے بولا میں نے کہا تھا ناں کہ اس کو اسٹارٹ کرو دیکھا ہوگئی ناں اسٹارٹ۔ اور جب میں نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی رات کے نو بج چکے تھے ہر طرف گہرا اندھیرا پھیل چکا تھا ایسے میں سکوت کا عالم تھا اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہیں دے رہا تھا کہتے ہیں ناں کہ مصیبت آتی ہے کون سا پوچھ کر آتی ہے ہم نے اللہ کا نام لیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیئے میں نے یہ روڈ کئی بار دیکھا تھا اس کے بارے میں سنا تھا کہ ایک قبرستان ہے جو بہت بڑا ہے جس کے بارے میں سنا تھا کہ وہ قبرستان دوسو سال پرانا ہے اور یہ بھی سنا تھا وہاں پر بہت ہی خوفناک روحیں رہتی ہیں۔ اور جو کوئی بھی غلطی سے اس قبرستان مین چلا جاتا ہے وہ پھر زندہ واپس نہیں جاتا۔ وہ روحیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور میرا خیال ٹھیک ثابت ہوا. کچھ ہی دیر میں وہ قبرستان ہمیں دکھائی دیا اس کو دیکھتے ہی میں کانپ کر رہ گیا۔ وہ بھی ڈر گیا۔ اب کیا جائے۔ وہ گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

کچھ نہیں ہوگا تم گاڑی چلاتے جاؤ ۔ میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا حالانکہ میں اندر سے خود بھی ڈر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے گاڑی کا خراب ہونا ہمارا یوں لیٹ ہوجانا کچھ نہ کچھ گڑبڑ تھی۔ ہم نے دیکھا کہ یکدم تیز ہوا چلنے لگی جسے دیکھ کر ہارون گھبرا گیا پھر ہارون کو عامر کی بات یاد آگئی کاش میں عامر کی بات مان لیتا اور جس کی وجہ سے ہم دونوں کو ذلیل نہ ہونا پڑتا اب پچھتانے کیا فائدہ بڑوں کی مثال ہے کہ جب چڑیاں چگ گئیں گھیت عامر نے ہارون سے کہا۔

کیا سوچ رہے ہو ہارون نے کہا۔

کچھ نہیں بس ہماری گاڑی قبرستان سے نکل جائے قبرستان بھی اتنا بڑا ہے کہ جہاں تک دیکھو یہ ہی دکھائی دیتا ہے یہاں پر کافی پرانے درخت تھے جن کو دیکھ کر ڈر لگتا تھا اگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس دنیا سے ویسے ہی چلا جاتا گاڑی ایک بار پھر خراب ہوگئی گاڑی قبرستان کے عین وسط میں خراب ہوئی تھی اب ہم پریشان ہوگئے ہماری گاڑی کی لائٹیں جل رہی تھی اور چاروں طرف اندھیرے اندھیرے کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا ہم نے گاڑی اسٹارٹ کی لیکن ناکام ہوگئے پھر یکدم عامر کی نظر سامنے پڑی

دیکھا تو دو روحیں ان کی طرف ہی آرہی تھی۔

وہ۔ وہ دیکھو۔ عامر نے ہارون کو کہا۔

کیا ہے۔ وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔

وہ۔ وہ۔ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

شاید روحیں ہیں۔ ہاں ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن یہ کس کی ہیں ہمیں ان کو جا کر دیکھنا ہوگا۔ ہارون نے کہا۔ اس نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔ دور سے ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ روحیں کس کی ہیں ہم ان کو دیکھ کر ڈر گئے تھے جب ہم نے غور سے دیکھا تو وہ ایک لڑکی تھی اور ایک لڑکا تھا

تم ایک کوشش کرو شاید گاڑی اسٹارٹ ہوجائے اور ہم ان روحوں سے چھٹکارا مل جائے۔ کچھ بھی فائدہ نہیں ہے میں کئی بار کوشش کر چکا ہوں لیکن یہ اسٹارٹ نہیں ہو رہی ہے لگتا ہے ہمیں ان روحوں کا مقابلہ کرنا ہوگا ان کو آنے دو پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔

یار ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے تم کوشش کرو ہو سکتا ہے کہ گاڑی اس بار اسٹارٹ ہوجائے۔ عامر نے کہا تو وہ ایک بار پھر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا اور گاڑی پھر اسٹارٹ ہوگئی۔

واؤ۔ ہارون خوشی سے بولا۔ یار جلدی سے اور تیزی سے چلاؤ۔ عامر نے کہا ہم کسی طرح اس بھیانک قبرستان سے نکل جائیں۔

ہارون تیزی سے گاڑی چلانے لگا۔ اور دونوں روحیں ان کے سامنے آگئیں اور گاڑی کو روکنے کی کوشش کرنے لگیں۔

یار تم نے گاڑی کو نہیں روکنا چاہے کچھ بھی ہوجائے عامر نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ہارون نے ایسا ہی کیا اور گاڑی کو قبرستان سے باہر لانے میں کامیاب ہوگیا۔ گاڑی قبرستان سے باہر نکلی تو ان دونوں کو سکون سا مل گیا۔ جب ٹائم دیکھا تو رات کا ایک بج رہا تھا اس وقت جو اتنا ٹائم ہوا تھا وہ ہماری اپنی غلطی سے ہوا تھا اب ہم دونوں کو بھوک لگی ہوئی تھی کھانا ہوٹل مین ہی کھائیں گے۔ ہارونے کہا اور گاڑی کا رخ ایک ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ اور ہوٹل کے سامنے گاڑی جا کر روک دی۔ ہم نے وہاں کھانا کھایا اور پھر گھر کا رخ کیا۔ جب ہارون گھر پہنچا تو اسکی امی نے دروازہ کھولا۔ کہاں تھے تم اتنی رات بیت گئی ہے تمہاری کوئی بھی خبر نہیں ہے ہم سب لوگ تمہاری وجہ سے اتنے پریشان تھے۔

امی جان ہم میچ کھیلنے گئے تھے لیکن اتنے لیٹ ہوگئے۔ مجھے اب نیند آرہی ہے میں سونا چاہتا ہوں ہارون اتنا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ہارون سو گیا صبح اسے اس کی امی نے جگایا۔ اٹھو بیٹا۔ کیا آج سارا دن سونے کا ہی ارادہ ہے ماں نے پیار سے پوچھا۔

نہیں امی جان ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس زوروں کی نیند آئی ہوئی تھی ہارون نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ جلدی اٹھو کھانا تیار ہے یہ بات کہہ کر ہارون کی امی کمرے سے باہر چلی گئی ہارون اٹھا اور ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھانے چلا گیا پھر کچھ دنوں کے بعد ہارون اور عامر کا میٹرک کا رزلٹ آگیا عامر کی پہلی پوزیشن آئی تھی اور ہارون کی دوسری پوزیشن تھی آج وہ دونوں بہت خوش تھے خوش کیوں نہ ہوتے بات ہی خوشی کی تھی وہ دونوں دوست شہر میں تھے اور باتیں کر رہے تھے عامر نے کہا ہارون اب آپ کے کیا ارادے ہیں۔ ہارون بولا میں شہر میں جا کر کالج میں داخلہ لوں گا عامر نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہوں جس کالج میں تم جاؤ گے میں بھی اس کالج میں داخلہ لوں گا عامر نے کہا کہ میرے گھر والے تو مان گئے ہیں اب ہم کو چاہئے کہ کالج میں جلد از جلد داخل ہو جائیں۔ ہارون گھر آگیا

اور اپنی امی سے رائے لی امی میں کالج میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو بیٹا اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے تو تمہارا دوست عامر تمہارے ساتھ کالج میں ہوگا امی عامر میرے ساتھ کالج میں جائے گا تو ٹھیک ہے تم تیاری کرو ادھر عامر گھر بیٹھا تھا عامر نے کہا امی میں کالج میں داخلہ لینا چاہتا ہوں۔ امی نے کہا بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور کھانا ٹائم پر کھانا اور اساتذہ کا احترام کرنا اور ہاں کالج جا کر ہمیں بھول نہ جانا امی یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں بھلا میں آپ کو کیسے بھول سکتا ہوں یہ بات آپ کے ذہن میں آئی کیسے عامر بیٹا میں تو آپ کو یہ بات سمجھا رہی تھی امی میں نے اور ہارون نے کل کو یہاں سے چلے جانا ہے اور ہم کالج جا رہے ہیں میں سامان باندھ لوں ٹھیک ہے بیٹا۔ ہم تمہارا سامان باندھ دیتے ہیں۔ عامر نے کہا مجھے ہارون کے پاس جانا ہے وہ کیا کر رہا ہے عامر گھر سے نکلا اور ہارون کے گھر کی طرف چل دیا۔ ہارون گھر میں ہی تھا عامر نے کہا تیاری مکمل ہے ہمیں کل ہی نکل جانا چاہیے یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہارے پاس ہر چیز ہے فی الحال تو سب ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اگلے دن ہم دونوں نے سامان اٹھایا اور گھر والوں کی دعائیں لی اور شہر کی طرف چلے گئے ہم شہر چلے گئے کالج تھوڑی دور تھا پھر ہم کالج پہنچ گئے جہاں ہم دونوں با آسانی سے داخلہ مل گیا آج ہمارا پہلا دن تھا عامر اپنے ڈیکس پر اکیلا بیٹھا تھا یہاں پر لڑکے اور لڑکیاں اکھٹے پڑھتے تھے عامر نے دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت لڑکی کالج میں آئی جو دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی اس کے لمبے بال تھے ہرنی جیسی چال تھی گلابی ہونٹ تھے ایسے جیسے وہ جنت کی حور لگ رہی تھی۔ عامر نے اسے دیکھا تو وہ اسے پہلی ہی نظر میں ملاقات میں دل دے بیٹھا دل کیوں دیتا وہ لڑکی تھی ہی اتی خوبصورت اتفاق سے وہ لڑکی عامر کے ساتھ ہی بیٹھی تھی عامر بہت خوش ہوا کہ وہ جس لڑکی کو چاہتا ہے وہ اس کے پاس ہی بیٹھی ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ میں اس سے اس کا نام پوچھتا ہوں لیکن پھر اس کو خیال آیا کہ کہیں وہ برا ہی نہ مان جائے لیکن وہ نہ رہ سکا اور اس لڑکی کو سلام کر دیا۔ لڑکی نے جواب اچھے انداز میں دیا۔ اس کا انداز دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ کام بن سکتا ہے تب اس نے اس کا نام پوچھ لیا۔ جی میرا نام آسیہ ہے مگر یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں عامر نے کہا۔

ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

آسیہ نے کہا تمہارا نام کیا ہے۔

میرا نام عامر ہے۔

عامر میٹرک میں کتنے نمبر لیے تھے۔

جی میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔

واؤ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے آپ ویسے بھی مجھے بہت ذہین لگتے ہیں۔

جی شکریہ لیکن آپ نے کتنے نمبر لیے تھے۔

میرے نمبر بہت ہی کم آئے تھے۔

پھر بھی کتنے عامر نے پوچھا۔

اس نے نمبر بتائے تو عامر نے کہا۔

میں آپ کو پڑھا دیا کروں گا۔

ویری گڈ۔ وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

کالج میں چھٹی ہوگئی عامر اور ہارون اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے ہارون نے عامر کو کہا عامر صاحب وہ لڑکی کون تھی جس کے ساتھ تم آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ کون سی لڑکی۔ عامر نے بات کو چھپاتے ہوئے کہا۔ اتنے بچے بھی نہ بنو بتاؤ وہ لڑکی کون تھی جو تمہارے ساتھ بیٹھی تھی۔ وہ وہ دراصل وہ میری کلاس فیلو ہے ہم ایک